عیسائیوں میں نسلی امتیازات

دُنیا میں تبلیغی مذہب اسلام اور صرف اسلام ہے۔ اور چونکہ خدائے علیم وخبیر نے اسے شانِ عالمگیری عطا فرمائی ہے۔ اس لئے اس میں ایسی خوبیاں بھی رکھدی ہیں۔ کہ باہر سے آنے والے اس حصار کے اندر آکر اپنی کوئی علیحدہ تعمیر نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے۔ اور اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں:

اسلام کی دیکھا دیکھی عیسائیت، اور ہندوازم نے بھی تبلیغ کے ذریعہ سیاسی فوائد کے حصول کی مہمات شروع کیں۔ اور انہیں بہت بڑی قربانیوں کے ساتھ جاری رکھے جا رہے ہیں لیکن آپ دیکھیں گے۔ کہ جو لوگ ان کے مذہب میں شامل ہوتے ہیں۔ وُہ ان میں شامل ہو کر ان میں جذب نہیں ہوتے۔ بلکہ بالکل جداگانہ اور اصل ہندوؤں سے علیحدہ وجود سمجھنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں اور عیسائی یا ہندو محض سیاسی اغراض کے پیشِ نظر انہیں اپنے زیرِ سایہ ایک علیحدہ قوم کے طور پر رکھتے ہیں۔ چنانچہ آریہ سماجیوں کے شُدھ کردہ اچھوتوں کی ایک علیحدہ برادری مہاشوں کے نام سے موجود ہے اسی طرح عیسائیوں میں ہندوستانی عیسائی اور یوروپین عیسائی کے مابین جو دیوار حائل ہے۔ وُہ مسمار ہونے کی بجائے روز بروز مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔ بلکہ اب تو دیسی عیسائیوں میں بھی ہندو۔ عیسائی اور مسلمان عیسائی وغیرہ امتیازات مزید پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ اختلافات روز بروز وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ خبر دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ کہ:۔

"حال ہی میں پادری رلارام نے ایس سی۔ ایم کے سالانہ اجتماع پر عیسائیت کی نماز خالص ہندوانہ بھگتی کے طریق پر پڑھائی۔ نمازیوں کو بنچوں کے بجائے فرش پر بٹھایا گیا۔ جوتے باہر اتارے گئے قربان گاہ پر شمع کے بجائے دیئے جلائے گئے۔ دُعائیں بھگود گیتا، تلسی رام اور سنت تکارام کی تصانیف سے لی گئیں۔ آخر میں آمین کی جگہ تین دفعہ شانتی، شانتی، شانتی کے نعرے بلند کئے گئے۔" (شہباز ۲۱ فروری)

یہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ عیسائیت کوئی تبلیغی مذہب نہیں۔ اور جو لوگ کسی نہ کسی وجہ سے حلقہ بگوش عیسائیت ہو چکے ہیں۔ وُہ وہاں اپنے لئے کوئی مستقل جگہ نہیں پاتے۔ برعکس اس کے اسلام میں داخل ہونے والا اس حلقہ میں داخل ہوتے ہی ایک ایسی یکسانیت محسوس کرتا ہے۔ کہ کسی لحاظ سے بھی کسی علیحدہ سوسائٹی یا تنظیم کی ضرورت اسے محسوس نہیں ہو سکتی:

ایک یگیہ پر چالیس ہزار روپیہ

"ملاپ" (۲۵ فروری ۱۹۴۱ء) کی اطلاع ہے۔ کہ لاہور کی "گسی مائی دھنونت کور" کی طرف سے رشی کیش میں اکیس روز "یگیہ" ہوتا رہا۔ جس میں روزانہ ساڑھے چودہ من سامگری اور اڑھائی من گھی خرچ ہوتا رہا۔ اس پر کل چالیس ہزار روپیہ خرچ آیا۔ اور یہ تو ایک یگیہ کی تفصیل ہے۔ ہندوستان میں ہزاروں لاکھوں انسان ایسے ہیں۔ جو اسے عبادتِ الٰہی سمجھتے۔ اور اسے روزانہ بجا لاتے ہیں۔ اور اگر ان سب کے اخراجات کو جمع کیا جائے۔ تو معلوم ہو۔ کہ کس طرح بے شمار دولت برباد ہو رہی ہے:

غور کیجئے۔ ہندوستان ایسے غریب اور قلاش ملک میں جہاں لاکھوں آدمی ایک وقت بھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھا سکتے۔ اور اس سے بھی بہت زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو سالہا سال گھی کی شکل نہیں دیکھ سکتے۔ اور جنہیں گھی بطور دوا استعمال کرنے کی بھی توفیق نہیں۔ ایسے ایسے معقول اور دور رس لوگ بھی موجود ہیں۔ جو بے شمار دیگر قیمتی اشیاء کے ساتھ روزانہ اڑھائی من گھی نذرِ آتش کرنے میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ یہ چالیس ہزار روپیہ۔ جو اکیس روز میں ایسی بے دردی کے ساتھ آگ میں پھونک دیا گیا۔ اگر غرباء اور بھوکوں کے کام آتا۔ تو ایک بات تھی۔ لیکن اس طرح قیمتی اشیاء خرید کر انہیں آگ میں جلا دینا اور اسے رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ سمجھنا آج سے کئی صدیاں پیشتر تو ممکن ہے۔ انسانی دماغ کو مطمئن کر سکنے والی بات ہو۔ لیکن آج جبکہ انسانیت شعور کے لحاظ سے کمال کو پہونچ چکی ہے۔ ایسی باتوں کو معقول قرار نہیں دیا جا سکتا:

اس قدر کثیر اخراجات سے اگر اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں سے کسی کو ہی کوئی فائدہ پہونچ سکے۔ تو گو انسان اس سے محروم رہے۔ پھر بھی یہ ایک کارِ ثواب کہلا سکتا ہے۔ لیکن جس صورت میں کہ اس کا فائدہ کسی کو بھی نہیں پہونچتا۔ تو پھر رضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ ایسے اعمال کا کوئی تعلق سمجھ میں نہیں آتا:

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ابھی تک کھانسی کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ کو گردوں کی سوزش کی وجہ سے غفلت۔ بے قراری اور تمام جسم میں درد ہے۔ اور کل کی نسبت زیادہ تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت اور درازئ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کریں ؛

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کان درد کی شکائت ہے دعائے صحت کی جائے۔

تحریک جدید سال ہفتم کی جلد ادائیگی سابقون میں شامل کر دیتی ہے

لاہور سے شیخ عبدالقادر ریاض محمود صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے آقا کے حضور ۱۰۸ روپے کا وعدہ قسط وار ادا کرنے کا کیا ہوا ہے۔ مگر اقساط کچھ چیز نہیں جس وقت فرمائیں میں انشاء اللہ تعالےٰ یکمشت ادا کرنے کو تیار ہوں۔ میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے آقا کے حضور کئے ہوئے وعدوں کو جلد از جلد سب دوستوں کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

پس ہر وہ شخص جو بجائے قسط وار ادا کرنے کے یکمشت دیتا ہے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کو پورا کرکے حضور کی خاص دعا اور خوشنودی کا مستحق ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ پہلے ادا کرنے کا ثواب حاصل کرتا۔ اور سابقون الاولون میں شامل ہوتا ہے۔ پس ہر وعدہ کرنے والے دوست کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ ۳۱ مئی تک جو تحریک جدید کی قسط ادا کرنے کی تاریخ ہے۔ اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کردے۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

وی پی واپس کرنیوالے اصحاب

ہم نے دوستوں کے نام وی پی ارسال کرنے سے کئی دن قبل اخبار میں استدعا کی تھی۔ کہ احباب مقررہ تاریخ سے قبل یا تو چندہ ارسال کردیں۔ یا وی۔پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جن دوستوں نے ان میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کی ان کے متعلق لازماً یہی سمجھا جاسکتا تھا۔ کہ وہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن افسوس کہ بعض دوستوں نے کمال بے اعتنائی سے وی۔پی واپس کردیئے ہیں۔ اور اس طرح الفضل کو نقصان پہونچایا ہے۔ ہم تمام ایسے اصحاب سے مؤدبانہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اس طریق عمل کو ترک دیں۔ اور اپنے آرگن کو عمداً نقصان پہونچانے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ ہر ممکن طریق سے اس کی مدد کریں ؛

طغلوالہ میں والی بال ٹورنمنٹ

طغلوالہ متعلق قادیان میں ۲۰-۲۱-۲۲ فروری ۱۹۴۱ء کو والی بال ٹورنمنٹ منعقد ہوا جس میں قادیان۔ بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ بھاگووال اور طغلوالہ کی چیدہ چیدہ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ باوجود سخت مقابلہ کے مدرسہ احمدیہ قادیان کی ٹیم نے فائنل میچ جیت کر "ونر کپ" حاصل کیا۔ جج صاحبان کے متفقہ فیصلہ کی رو سے ایک خاص انعام اور بہت سے دیگر سپیشل انعامات کا مستحق مدرسہ احمدیہ کی ٹیم کے اکثر کھلاڑیوں کو تھا۔ مگر ٹورنمنٹ کمیٹی نے معلق ہمارے علم کے بغیر جج صاحبان کے فیصلہ میں تبدیلی کرکے بعض دوسرے کھلاڑیوں کو انعام دیدیئے۔ حالانکہ اگر تبدیلی کی تجویز کرتے وقت ہم سے مشورہ لے لیا جاتا۔ تو ہم اسے خوشی سے منظور کرلیتے۔ انچارج گیمز مدرسہ احمدیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ناپائدار ہستی

فرمایا مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے۔ کہ باوجود اس قدر بے بنیاد ہستی کے انسان دنیا میں بنیادیں قائم کرتا ہے۔ صرف ایک دم کی آمدو شد ہے۔ اور کچھ بھی نہیں پھر یہ سلسلہ خدا نے کیسا رکھا ہے۔ کہ جو شخص یہاں سے رخصت ہو جائے۔ اس کو اجازت نہیں۔ کہ واپس آکر وہاں کی خبر ہی بتلا جائے۔ اس سے حکماء اور فلاسفر اور دانایان زمانہ سب عاجز ہیں۔ ہاں اسی قدر پتہ ملتا ہے جو خدا کی کلام نے بتایا ہے۔

آدمی جو مرتا ہے اکثر اپنے بڑے بڑے تعلقات عزیز اور پیارے رشتہ دار چھوڑ جاتا ہے۔ مگر معاً انتقال کے بعد ان سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ آج کل یورپ کو ہر ایک بات کی تلاش ہے۔ چنانچہ امریکہ میں ایک شخص سے معاہدہ ہوا جو واجب القتل تھا۔ کہ جب اس کا سر کاٹا جائے۔ تو اسکو بہت بلند آواز سے پکارا جائے۔ تو میں آنکھ سے اشارہ کروں گا۔ چنانچہ جب سر کاٹا گیا تو بڑے زور سے آوازیں دی گئیں۔ مگر کچھ حرکت نہ ہوئی۔ سچ ہے ؎

آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی سچ ہے۔ ہاں موت اور نیند کو آپس میں مشابہت ہے۔ احیاء موتے کے بارے میں سوال ہونے پر فرمایا۔ کہ اس میں ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ اعجازی طور پر بھی احیاء موتے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ شخص دوبارہ دنیا کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ مبارک احمد کی حیات اعجازی ہے۔ اس میں کوئی بحث نہیں۔ کہ جس شخص کی باقاعدہ طور پر فرشتہ جان قبض کرے۔ اور زمین میں دفن بھی کیا جائے۔ وہ پھر کبھی زندہ نہیں ہوتا۔ شیخ سعدی نے خوب کہا ہے ؎

واہ کہ گر مردہ باز گردیدے ؛ درمیان قبیلہ و پیوند

ردّ میراث سخت تر بودے ؛ وارثاں را ز مرگ خویشاوند

خدا تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

نمائندگان مجلس مشاورت کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس شاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جاچکا ہے۔ چونکہ ابھی تک نمائندگان کے اسماء گرامی سے کسی جماعت کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی اطلاعات کا مشاورت کے انعقاد سے پندرہ دن قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس کے مطابق اس دفعہ ۲۶ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء کی شام تک یہ اطلاعیں پہونچ جائیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندہ کے بقایادار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے جس میں درج ہو۔ کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا کثرت آراء سے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

ذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

وعدہ ضرور پورا کرنا چاہئیے

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا
یعنی اللہ جو بات کہتا ہے سچی کہتا ہے۔ پس ہمارے پاک و برتر رب کا ایک وصف سچ بولنا۔ سچی باتیں کہنا۔ اور جھوٹ سے بالکل مبرّا ہونا بھی ہے۔ سبحان اللہ۔ سچ بولنے کی بھی کیا شان ہے۔ کہ ہمارا قادرِ مطلق خدا فرماتا ہے۔ یہ وصف مجھ میں بھی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوئی نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل دیتا ہوا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى یعنی
یہ نبی ایسا سچّا ہے۔ کہ زبان تو کیا اس کا دل بھی کبھی جھوٹے خیالات سے ملوث نہیں ہوا۔ حالانکہ بہت ممکن ہے۔ کہ ایک شخص جو کسی مقدمہ میں گرفتار ہو۔ اس کے دل میں کسی وقت ایک لمحہ کے لئے ہی جھوٹ بول کر مخلصی پا لینے کا خیال آئے۔ لیکن ایمانداری کی وجہ سے وہ اس پراگندہ خیال کو دور کر کے اپنی زبان کو جھوٹ سے بچا لے اور راستبازوں میں گنا جائے۔ کیونکہ باوجود دل کے ایک پراگندہ خیال کے جب عمل کا وقت آیا۔ تو اس نے راستبازی کو نہ چھوڑا۔ اور بے شک ایسا شخص نہایت راستباز ہوگا۔ کیونکہ دل کے جس بُرے خیال پر عمل نہ کیا جائے وہ نہ گناہ ہوتا ہے۔ اور نہ اس پر گرفت ہوتی ہے۔ لیکن فرمایا۔ ہمارا یہ رسول ایسا راستباز ہے۔ کہ زبان کیا اس کے دل میں پراگندہ خیال کے طور پر بھی کبھی ناراستی کا تصور نہیں آیا۔ اور ایسا شخص جس کے دل میں خیال کے طور پر بھی کبھی ناراستی کا گذر نہ ہوا ہو۔ کیونکر ممکن ہے۔ کہ تئیس برس تک دن اور رات جھوٹی وحی بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہا ہو؟

اسی طرح حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ جھوٹ بولنا اور جھوٹا وعدہ کرنا نفاق کی علامت ہے۔ بلکہ وعدہ کے ایفا کے متعلق یہاں تک حضور علیہ السلام نے تاکید کی۔ کہ فرمایا۔
عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ
یعنی اگر ایک مسلمان موُنہہ سے کوئی وعدہ کرے۔ تو اس کی ایمانداری کی شان یہ ہے۔ کہ بس یوں سمجھو۔ کہ گویا اس نے وہ چیز جس کا وعدہ کیا تھا۔ تمہاری ہتھیلی پر رکھدی ہے۔ یعنی مومن کا وعدہ نہایت سچا۔ وقت پورا ہونے والا۔ اور حتمی ہوتا ہے۔ جس میں تخلف کا گمان تک نہیں کرنا چاہیئے۔

تاریخوں میں ایک مشہور قصہ درج ہے کہ ایک شخص دعوئے نبوت سے قبل حضور علیہ السلام کو ایک جگہ کھڑا کر کے کہ آپ یہاں ٹھہریں۔ میں ابھی آتا ہوں۔ چلا گیا۔ اور وہ دو یا تین دن کے بعد وہاں واپس آیا۔ لیکن حضور علیہ السلام اس لئے کہ اس کے کہنے سے حضور وہاں ٹھہرے تھے۔ گویا ایک طرح وہاں ٹھہرنا اس سے وعدہ کرنے کے مترادف تھا۔ وہاں سے نہ گئے۔ اور بے خوابی بھوک وغیرہ کی تکلیف اٹھائی۔ لیکن وعدہ میں تخلف نہ کیا۔ حالانکہ اگر حضور وہاں سے مناسب انتظار کے بعد مثلاً چند گھنٹے کے بعد یا شام پڑنے پر چلے جاتے۔ تو اخلاقاً کوئی مضائقہ نہ تھا۔ کیونکہ عرفاً جو شخص کہے کہ یہاں ٹھہرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ اگر وہ مناسب وقت تک نہ آئے۔ تو کھڑے ہونے والے کا فرض نہیں۔ کہ وہ زیادہ دیر تک ٹھہرا رہے۔ مگر حضور علیہ السلام باوجود اس کے کہ وہاں ٹھہرنے کے مکلف نہ تھے۔ بوجہ اپنے محض صداقت ہمہ تن۔ راستباز کا مجسم سچائی ہونے۔ اور کمال وعدہ ایفائی کے تکلیف اٹھا کر بھی وہاں ٹھہرے رہے۔

پس وعدہ کا پورا کرنا اور سچ بولنا نہایت ضروری۔ اور مومن کی شان اور نفاق سے بچنے کی علامت ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس زمانہ میں جہاں مسلمانوں میں اور بہت سے عیوب آ گئے ہیں۔ وہاں وعدہ کی پروا نہ کرنے کا عیب بھی ان میں پایا جاتا ہے۔ حالانکہ جس قدر تاکید سچ بولنے اور وعدہ پورا کرنے کی اُن کے مذہب میں ہے۔ دُنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں۔ اور سچائی کا جو اعلےٰ سے اعلےٰ نمونہ اُن کے نبی نے دکھایا ہے۔ اور کسی نبی سے ایسا ثابت نہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ مسلمان امراء روپیہ کے موجود ہوتے ہوئے محض غفلت۔ لاپروائی اور سستی سے قرضخواہوں کو کہتے رہتے ہیں۔ کہ آج شام کو آنا۔ کل صبح کو آنا۔ پرسوں دوپہر کو آنا۔ بلکہ بعض والیان ریاست ایسے ہیں۔ کہ جن کی ڈیوڑھی پر بڑے بڑے تاجر۔ برسوں پلاؤ۔ قورمے اڑاتے رہتے ہیں مگر اُن کے بل ادا نہیں کئے جاتے۔ حالانکہ اُن کا نبی فرما چکا ہے۔ کہ
مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ
یعنی واجب الادا حق کو روک رکھنا بڑا بھاری ظلم ہے۔

اس وقت میں سچائی کی صرف ایک شق کی طرف خصوصیت سے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں بہت سے لوگ مختلف اخبارات اور رسالوں کے خریدار ہوتے ہیں۔ اور جب اُن رسالوں یا اخباروں کی قیمت ختم ہو جاتی ہے۔ تو آئندہ کے لئے وہ خریداروں کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں خریدار کی قیمت فلاں فلاں تاریخ تک ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے اگلا پرچہ ان کو وی۔ پی بھیجا جائیگا اب ایک ایماندار خریدار کا فرض ہے۔ کہ اگر وہ آئندہ خریدار نہیں رہنا چاہتا۔ تو صفائی سے قبل از وقت ایک کارڈ کے ذریعہ اخبار والوں کو لکھدے۔ کہ میرے حالات مساعدت نہیں کرتے۔ میں مجبوراً خریداری چھوڑ رہا ہوں لیکن اگر وہ خریدار تو رہنا چاہتا ہے۔ لیکن فی الحال اس کے پاس وی۔ پی وصول کرنے کی وسعت نہیں۔ تو بھی ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیدے۔ کہ میں اس وقت وی۔ پی وصول کرنے سے معذور ہوں۔ مجھے فلاں وقت وی۔ پی کیا جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہمارے کئی دوست ایسے لاپروا ہیں۔ کہ باوجود اخبار کی اطلاع کے نہ تو خریداری سے نام کٹواتے ہیں۔ کیونکہ احمدی ہو کر بجز "الفضل"۔ ریویو مصباح یا فاروق و نور اور الحکم کو کیسے بند کریں۔ خطبہ کہاں سے پڑھیں۔ سلسلہ کے اور بہت سے مفید مضامین سے کس طرح مستفید ہوں۔ سلسلہ کی مختلف نیک تحریکات سے کون انہیں آگاہ کرے۔ غرض نہ تو وہ خریداری چھوڑتے ہیں نہ اخبار والوں کو بروقت اطلاع دیتے ہیں کہ اس وقت ہمیں وی۔ پی نہ کیا جائے۔ بلکہ خاموش رہتے ہیں۔ پھر جب وی۔ پی آتا ہے۔ تو وصول نہیں کرتے۔ یا امانت میں رکھوا کر پھر خبر نہیں لیتے۔ اور اس طرح اخبار والوں کا مالی نقصان کرتے ہیں۔ اور اس پر جب اخبار بند ہو جاتا ہے۔ تو ناراضگی کا خط لکھا جاتا ہے کہ اخبار نہیں پہنچا۔ رسالہ وصول نہیں ہوا۔ میں سفر پر تھا۔ ڈاکیہ وی۔ پی واپس لے گیا۔ میں موجود ہوتا۔ تو ضرور چھڑا لیتا۔ اخبار والے بے چارے پھر وی۔ پی کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی واپس کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ عذر کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے میرا حساب لکھا جائے۔ وی۔ پی کی یہ رقم غلط ہے۔ غرض ہمارے کئی احمدی دوست وی۔ پی واپس کرنا شیرِ مادر کی طرح بالکل جائز۔ حلال اور طیب خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ وعدہ خلافی اور مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانا ایک طرح کا دھوکہ ہے جس میں اخبار اور رسالہ والوں کا سراسر نقصان ہے۔ مگر انہیں کیا پروا؟

کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

پس میں اپنے احمدی دوستوں سے کہتا ہوں کہ ہم لوگ قرن اول کے احمدی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ بلکہ وہ اب بھی موجود ہے۔ ہم نے راستبازی کے قیام کے لئے احمدیت قبول کی ہے۔ اسلئے ہمارا دل ہماری زبان اور ہمارے اعضا سب راستبازی کا منبع اور سرچشمہ ہونے چاہئیں۔ قرضخواہوں سے جھوٹے وعدے بناوٹی دلاسے ہماری شان کے مطابق نہیں۔ آج اور کل کرنا ہمیں زیبا نہیں دیتا۔ پس آج سے عہد کر لو۔ کہ یا تو اخبار اور رسالہ کا وی پی ضرور وصول کرلیا کرے ورنہ خط لکھو۔ اور ضرور لکھو۔ اور مہلت مانگو اور وعدہ کا ایفا کرو۔ تاکہ نہ خود جھوٹے بنو۔ نہ سلسلہ کو نقصان پہنچاؤ۔ خدا تعالےٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی توفیق عطا فرماتے۔ کہ ہم عہد شکن اور جھوٹے وعدے کرنے والے نہ ہوں۔ اور ایسے راستباز ہوں۔ کہ دُنیا کہہ اٹھے۔ کہ گو احمدی کافر اور مرتد ہیں۔ مگر سچی بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ بڑے سچے نہایت اعلیٰ راستباز اور وعدہ کے پکے اور محکم ستون ہو چکا ہیں۔

مصلح موعود کی پیشگوئی پر گفتگو
اور
شیخ مولا بخش صاحب لائلپوری

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی پلیڈر گجرات

(۳)

گزشتہ قسط میں دو شہادتیں پیش کی جا چکی ہیں۔ اب ایک اور درج کی جاتی ہے

خان صاحب راجہ علی محمد صاحب کا حلفی بیان

برادر محترم جناب راجہ علی محمد صاحب ای۔اے سی مہتمم بندوبست لاہور (جن کی کوٹھی پر گفتگو ہوئی تھی) تحریر فرماتے ہیں۔

میں نے پیغام صلح کا مضمون مشارٌ الیہ پڑھا ہے۔ اور حیرت ہوئی۔ کہ ایک ایسا شخص جو دنیاوی رنگ میں معزز اور کامیاب ہونے کے علاوہ اپنے آپ کو ایک مذہبی آدمی بھی خیال کرے۔ کس طرح ایک مذہبی مسئلہ کی تحقیق کے متعلق یہ رویہ اختیار کر سکتا ہے۔

مجھے پہلے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جن صاحب نے اس دن خادم صاحب سے گفتگو کی۔ وہ شیخ مولا بخش صاحب لائلپوری تھے۔ جن کے متعلق میں نے سنا ہوا تھا۔ کہ وہ غیر مبایعین کے ایک برگزیدہ ممبر ہیں۔ انسان اپنے تصور میں ایک نادیدہ مگر شنیدہ ہستی کے متعلق سماعی معلومات کی بناء پر ایک تصویر کھینچ لیتا ہے۔ مگر شیخ صاحب کے متعلق جو خاکہ اپنے سماعی علم کی بناء پر میرے تصوّر میں تھا۔ وہ اس حقیقت کے آشکار ہونے پر (کہ وہ گفتگو کرنے والے صاحب شیخ مولا بخش لائلپوری تھے) یکدم ریزہ ریزہ ہو گیا۔ نہ معلوم شیخ صاحب نے پیغام صلح میں اس مضمون کی اشاعت میں کیا مصلحت دیکھی ہے نہ وہ عالم نہ مناظر اور نہ ان کو یہ دعویٰ نہ اس مضمون میں انہوں نے کوئی ایسی وزنی سنجیدہ۔ اور قابل غور جدید دلیل پیش کی ہے۔ جو خادم صاحب کی سالانہ جلسہ کی تقریر کے استدلال کے خلاف ہو۔ یا جس سے ناظرین اخبار کو کوئی فائدہ پہونچتا۔ ان کے تمام مضمون پر یکجائی نظر ڈالنے سے جا بجا یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ شیخ صاحب کو اپنی کم علمی اور اپنے استدلال کے بودا پن کا اس دن مقابلہ میں بشدت احساس ہوا۔ اور شائد یہی احساس ہی اس مضمون آفرینی کا باعث ہوا۔

میں خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر چند اہم امور کے متعلق اپنے تاثرات بلا کم وکاست صحیح صحیح ذیل میں پیش کرتا ہوں۔ اور بہ حلف اظہار کرتا ہوں۔ کہ یہ میرا ذاتی صحیح علم ہے نہ تعلقات یا رشتہ داری سے اثر پذیر ہوا ہے۔ نہ حمیت وغیرت یا جماعتی عصبیت کا اس پر اثر ہے۔

(۱) شیخ محمد صدیق صاحب یا کسی اور شخص کو نہ ثالث یا حکم یا پریذیڈنٹ یا صدر مقرر کیا گیا۔ نہ کوئی اس قسم کی تجویز ہوئی۔ اور نہ اس بارہ میں کوئی ذکر ہوا۔ چونکہ شیخ محمد صدیق صاحب ہی اس مسئلہ پر روشنی ڈالوانے کے لئے شیخ مولا بخش صاحب کو لائے تھے۔ اور طریق گفتگو استفسارانہ تھا۔ اس لئے جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ یہ خیال میں نے یا کسی اور نے ظاہر کیا تھا۔ کہ جس پوائنٹ پر گفتگو یا استفسار کرنا ہے۔ اس کو معین کر دیا جائے اور شیخ محمد صدیق صاحب ہی اس کی تخصیص کریں۔

(۲) شروع میں گفتگو سوال وجواب کے طرز پر نہ تھی۔ بلکہ خادم صاحب کی جلسہ سالانہ کی تقریر کے سلسلہ میں بعض بیانات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و تحریر سے ثبوت کا مطالبہ کیا گیا۔ اور خادم صاحب نے جب وہ مطالبہ ہر ایک جہت سے پورا کر دیا۔ اور شیخ مولا بخش صاحب کچھ عاجز سے ہو گئے۔ تو شیخ محمد صدیق صاحب نے ایک دو ایسے مواقعہ پر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ یہ کہا کہ اب اس پوائنٹ کو چھوڑ دو۔ اور آگے چلو شیخ محمد صدیق صاحب کے متعلق میرا اس وقت یہ خیال تھا۔ کہ خادم صاحب کے دلائل اور پیشکردہ حوالجات سے بکلی مطمئن ہیں۔ مگر محض تعلقات یا خوش خلقی کی وجہ سے وہ یہ مناسب خیال نہیں کرتے کہ شیخ مولا بخش صاحب کے مونہہ پر صاف طور پر یہ کہدیں۔ کہ کج بحثی نہ کریں۔

(۳) پیغام صلح کے مضمون میں یہ جدید انداز بحث کہ "محمود" کا نام بطور صفت ہے۔ دیکھ کر سخت افسوس ہوا۔ کیونکہ نہ اس بحث میں یہ "نکتہ" شیخ مولا بخش صاحب نے پیش کیا۔ اور نہ وہ جواب جو خادم صاحب کی طرف منسوب کیا گیا ہے خادم صاحب نے دیا۔

(۴) یہ فقرہ کہ "لاہوری تو میرے ایک فائر سے ختم ہو جاتے ہیں"۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مجلس کے انعقاد سے پیشتر اس دن کسی موقعہ پر خادم صاحب نے کہا تھا۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ خادم صاحب نے کہا تھا یا نہیں۔ لیکن اگر خادم صاحب نے ایسی تعلّی کی ہوتی۔ تو اس کا اظہار اس گفتگو کے دوران میں کسی موقعہ پر شیخ مولا بخش صاحب کو کرنا چاہیئے تھا۔ جبکہ ان کے خیال کے مطابق اس تعلّی کی حقیقت کو اس "مقابلہ" میں خادم صاحب کی "عاجزی" اور ندامت سے ظاہر کرنے کا موقعہ تھا پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس قسم کے فقرہ کا اشارۃً یا کنایۃً اس گفتگو میں شیخ صاحب نے ذکر تک نہیں کیا۔ جو گفتگو اس مجلس میں ہوئی اس میں خادم صاحب کی زبان سے کسی ایسے فقرہ یا لفظ کا نکلنا یاد نہیں جس نے میرے دل و دماغ پر یہ اثر چھوڑا ہو۔ کہ وہ غیر مہذبانہ تھا یا ناشائستہ، جہاں تک میرا حافظہ میری مدد کرتا ہے، خادم صاحب نے کوئی ایسا ریمارک طنز آمیز نہیں کیا تھا۔ جس سے شیخ صاحب کے علمی سرمایہ کا استخفاف ہوتا ہو۔ حالانکہ شیخ صاحب کی جو حالت ہو رہی تھی۔ اگر کوئی خام طبع کم ظرف مناظر ان کے مقابلہ میں ہوتا۔ تو شائد اس قسم کی بے جا حرکت اس سے بعید نہ تھی۔ میری طبیعت پر بحالت مجموعی یہ اثر تھا۔ کہ شائد شیخ صاحب کو خادم صاحب کے متعلق یہ علم نہیں تھا۔ کہ وہ ایک راسخ العلم۔ پختہ مغز۔ تجربہ کار اور ذہین مناظر ہیں۔

خاکسار علی محمد

فرضی گفتگو

"پیغام صلح" کے مضمون سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس میں جو گفتگو پیش کی گئی ہے وہ فرضی ہے۔ دوران گفتگو میں خاکسار نے الفضل ۲۷ فروری ۱۹۴۴ء سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی وہ ڈائری پیش کی تھی۔ جس میں حضور نے خاکسار کے سوال کے جواب میں اپنے آپ کو مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور یہ ڈائری شائع کرنے سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو دکھائی گئی تھی۔ جس کو پڑھ کر حضور نے فرمایا تھا کہ "درست ہے" چنانچہ یہ نوٹ اس ڈائری کے شروع میں درج ہے۔

اس ڈائری اور اس کے متعلق گفتگو کا ذکر شیخ مولا بخش صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے

"خادم صاحب۔ میاں صاحب اور میری جو گفتگو اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں میاں صاحب نے صاف طور پر کہا تھا کہ میں مصلح موعود ہوں۔

احمدی۔ اخبار الفضل میں تو آپ کے جواب میں ان کا انکار چھپا تھا۔

خادم صاحب۔ غلطی سے چھپ گیا تھا۔ بعد میں اس کی تردید کر دی گئی تھی۔

احمدی۔ ہم نے وہ تردید نہیں پڑھی۔ کیا آپ اس اخبار کا حوالہ دے سکتے ہیں؟

خادم صاحب۔ "الفضل" کا وہ پرچہ موجود ہے، جس میں میں نے یہ شائع کیا تھا۔ کہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اس کی تردید شائع کر دی تھی،

احمدی۔ مگر وہ پرچہ جس میں میاں صاحب نے تردید شائع کرائی تھی۔ ہم نے نہیں دیکھا"۔

(پیغام صلح ۲۷ جنوری)

شیخ صاحب کی اس عبارت سے ذیل کے نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

(۱) خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس ڈائری کا حوالہ دیا۔ جس میں حضور نے خاکسار کے سوال کے جواب میں مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔

(۲) بقول شیخ مولا بخش صاحب اس ڈائری میں حضرت امیر المومنین نے خاکسار کے جواب میں مصلح موعود ہونے سے "انکار" فرمایا تھا

(۳) بقول شیخ مولا بخش صاحب حضور کا وہ انکار اخبار الفضل میں شائع ہوا تھا۔

۴۔ خاکسار نے دوران گفتگو میں شیخ مولابخش صاحب کے سامنے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ فی الواقعہ میرے سوال کے جواب میں حضور کا "مصلح موعود ہونے سے انکار" "الفضل" میں چھپا تھا۔

۵۔ مگر خاکسار نے کہا۔ کہ وہ "انکار" غلطی سے چھپ گیا تھا۔ جس کی تردید بعد میں کر دی گئی تھی۔

۶۔ خاکسار کے پاس بوقت گفتگو "الفضل" کا وہ پرچہ موجود تھا۔ جس میں خاکسار کی طرف سے یہ درج تھا۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ تمہارے سوال کے جواب میں جو انکار ہماری طرف منسوب ہو کر شائع ہو گیا تھا۔ اس کی ہم نے تردید کر دی تھی۔

ناظرین ایک طرف ان نتائج کو رکھیں اور دوسری طرف یہ دیکھیں کہ "الفضل" میں آج تک کوئی ایسی ڈائری حضور کی شائع ہی نہیں ہوئی۔ جس میں حضور نے خاکسار کے کسی سوال کے جواب میں "مصلح موعود" ہونے سے انکار فرمایا ہو۔ صرف ایک ہی ایسی ڈائری ہے۔ جس میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق خاکسار کی گفتگو درج ہے۔ اور جو الفضل ۲۷ فروری ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی ہے۔ دوران گفتگو میں اسی کا میں نے حوالہ دیا تھا۔ وہ ڈائری حسب ذیل ہے:۔

خادم:۔ حضور کی جو ڈائری "الفضل" میں شائع ہوئی تھی۔ جو مولوی فخرالدین صاحب پنشنر کے سوال کے جواب میں تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا حضور نے اپنے مصلح موعود ہونے سے انکار فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی:۔ وہ ڈائری دراصل غلط چھپی تھی۔ اور میں نے اس کی تردید کر دی تھی۔ سبز اشتہار میں جو مصلح موعود کی پیشگوئی ہے۔ اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ میرے ہی متعلق ہے۔ البتہ الوصیت (حاشیہ صفحہ ۶) میں جو پیشگوئی ہے وہ کسی مامور کے متعلق معلوم ہوتی ہے اس لئے اس کے متعلق میں نے شبہ کا اظہار کیا تھا۔

خادم:۔ سبز اشتہار میں جو پیشگوئی ہے کیا وہی مصلح موعود کے متعلق ہے؟ یعنی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی اصل پیشگوئی اور سبز اشتہار والی پیشگوئی کے مصداق میں کوئی فرق تو نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی:۔ سبز اشتہار اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئیاں دراصل ایک ہی شخص مصلح موعود کے متعلق ہیں۔

خادم:۔ حضور کو ان پیشگوئیوں کے مصداق ہونے میں کوئی شبہ تو نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی:۔ نہیں"

(الفضل ۲۷ فروری ۱۹۳۴ء)

اب میں شیخ مولابخش صاحب اور مولوی عمرالدین صاحب شملوی کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر مندرجہ بالا ڈائری کے علاوہ کوئی اور ڈائری ہے۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے خاکسار کے سوال کے جواب میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق کچھ ارشاد فرمایا ہو تو وہ پیش کریں۔ مگر وہ قیامت تک کوئی ایسی ڈائری نہ پیش کر سکیں گے۔

ڈائری سے اخذ کردہ نتائج

مندرجہ بالا ڈائری کے پڑھنے سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے کسی جگہ بھی مصلح موعود ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ صریح اور غیر مبہم الفاظ میں اپنے آپ کو مصلح موعود والی پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور یہاں تک فرما دیا ہے۔ کہ مجھے اس کا مصداق ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

علاوہ ازیں اس حوالہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاکسار نے ایک گذشتہ ڈائری کا حوالہ دیا تھا۔ جس میں (خاکسار کے جواب میں نہیں) بلکہ مولوی فخرالدین صاحب پنشنر کے سوال کا جواب حضور کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس ڈائری کے متعلق حضور نے فرمایا۔ کہ مولوی فخرالدین صاحب پنشنر والی ڈائری غلط چھپی تھی۔ پس "الفضل" کی مندرجہ بالا ڈائری سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:۔

۱۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کے سوال کے جواب میں اپنے مصلح موعود ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔

۲۔ بلکہ حضور نے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و سبز اشتہار کا حوالہ دے کر خود کو مصلح موعود قرار دیا۔

۳۔ اس گفتگو میں کسی ایسی ڈائری کا ذکر تک نہیں آیا۔ جس میں خاکسار کے سوال کے جواب میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی طرف مصلح موعود ہونے سے انکار منسوب ہو کر چھپ گیا ہو۔

۴۔ نہ حضور نے یہ فرمایا۔ کہ تمہارے سوال کے جواب میں جو میری ڈائری چھپی وہ غلط تھی۔

۵۔ نہ حضور نے یہ فرمایا۔ کہ اس ڈائری کی۔ جو تمہارے سوال کے جواب کے متعلق تھی۔ ہم نے تردید کرا دی تھی۔

۶۔ جس ڈائری کے غلط طور پر چھپنے اور جس کی تردید کرانے کا ذکر حضور نے فرمایا۔ وہ مولوی فخرالدین صاحب پنشنر والی ڈائری تھی۔ نہ خاکسار خادم والی؟

اب قارئین کرام ان چھ نتائج کا ان سابقہ چھ نتائج سے (جو شیخ مولابخش صاحب کے مضمون کی عبارت سے اخذ کئے گئے ہیں) مقابلہ کر کے دیکھیں کہ ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے یا نہیں۔

شیخ مولابخش صاحب نے اپنے مضمون میں یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ خاکسار کے پاس "الفضل" کا اصل پرچہ اس وقت موجود تھا۔ کیونکہ میں نے اسی میں سے اصل عبارت دو مرتبہ پڑھ کر سنائی تھی۔ اور خود شیخ مولابخش صاحب نے (جو دوران گفتگو میں میرے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے) وہ پرچہ دیکھا بھی تھا۔ پس جب یہ بات ہی سرے سے غلط تھی۔ کہ میرے سوال کے جواب میں جو ڈائری "الفضل" میں چھپی۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود ہونے سے انکار فرمایا تھا۔ اور اصل ڈائری اس وقت میرے پاس موجود تھی۔ تو اندریں حالات یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ جب شیخ مولابخش صاحب نے یہ کہا۔ کہ "اخبار الفضل میں تو آپ کے سوال کے جواب میں انکا انکار چھپا تھا۔" تو میں نے انکا یہ جواب دیا ہو کہ "غلطی سے چھپ گیا تھا"۔ میری طرف سے اس کا جواب صرف یہ ہو سکتا تھا۔ کہ ہرگز نہیں۔ دیکھ لیجئے یہ اصل اخبار الفضل مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۳۴ء موجود ہے۔ اس میں ہرگز انکار نہیں۔ بلکہ صاف لفظوں میں اقرار موجود ہے۔ مگر شیخ مولابخش صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یہ جواب دیا۔ کہ "غلطی سے چھپ گیا تھا"۔ صرف یہی نہیں بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ "بعد میں اس کی تردید کروا دی گئی تھی"۔

چیلنج

ممکن ہے شیخ مولابخش صاحب اپنی اس تحریر کو غلط تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اس لئے ان کو میں چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اخبار "الفضل" میں سے (یا سلسلہ کے کسی اور اخبار سے) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کوئی ایسی ڈائری نکال دیں جس میں حضور نے خاکسار خادم کے سوال کے جواب میں اپنے "مصلح موعود" (مطابق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) ہونے سے انکار فرمایا ہو۔ اگر شیخ مولابخش صاحب کوئی ایسی ڈائری دکھا دیں۔ تو میں ان کی خدمت میں یکصد روپیہ (۱۰۰/۰/۰) پیش کر دوں گا۔

اہل پیغام سے خطاب

باقی رہی ان اعتراضات اور حوالجات کی حقیقت جو شیخ مولابخش صاحب نے کسی سے پوچھ کر "پیغام صلح" میں شائع کرائے ہیں۔ ان کا بالتفصیل جواب بارہا ہماری طرف سے دیا جا چکا ہے۔ اور پھر مجموعی طور پر ان کا جواب خاکسار کی تقریر جلسہ سالانہ میں آگیا ہے۔ جو انشاء اللہ العزیز عنقریب چھپ کر شائع ہو جائے گی۔

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

امسال چندہ جلسہ سالانہ کا منظور شدہ بجٹ ۲۵۵۰۰ روپے تھا جس میں سے ۷۴۱۶ روپے ابھی قابل وصولی ہیں۔ اور سال رواں کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ عہدیداران پوری طرح کوشش کریں۔

ناظر بیت المال

جناب میاں شمس الدین صاحب کا افسوسناک انتقال

میاں شمس الدین صاحب سوداگر چرم لاہور ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء کو صبح چھ بجے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

صاحب موصوف لاہور کے مشہور سوداگر چرم تھے خصوصاً چمڑے کو رنگنے کے کام کے بہت بڑے ماہر تھے۔ آپ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے اور خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ میں آپ نے بلاتوقف بیعت کر لی۔ لاہور کی مسجد احمدیہ جو بیرون دہلی دروازہ واقعہ ہے۔ اس کے لئے زمین خریدنے کے وقت آپ ہی امین تھے اور آپ نے اس میں اپنی طرف سے پانچ ہزار روپیہ دیا۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب کے قیام لاہور کے وقت میاں صاحب موصوف کو تجارتی کاموں میں بہت زیادہ مصروفیت رہتی تھی۔ مگر باوجود اس کے آپ نہایت مستعدی اور استقلال سے ہر روز باقاعدہ ان سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھتے تھے۔ ایک نوٹ بک رکھتے تھے جس میں ترجمہ لکھوا لیتے اسے یاد کرتے تھے۔ پھر ایک عمدہ رجسٹر میں اس ترجمہ کو خوشخط لکھواتے تھے۔ آپ قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کو قرآن مجید پڑھوایا۔ اور خدا کے فضل وکرم سے آپ کی ساری اولاد احمدی ہے۔

میاں صاحب موصوف حلقہ سلطانپورہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ باوجود تجارت میں مصروف ہونے کے جماعت کے کاموں میں کافی دلچسپی لیتے تھے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے سارے جلسوں میں شامل ہوتے اور بڑے اطمینان سے آخر تک جلسہ میں موجود رہتے۔ باوجود خدا کے فضل سے کافی امیر ہونے کے آپ نے لباس ہمیشہ سادہ رکھا۔ آپ کی عمر وفات کے وقت ۶۲ سال تھی۔ وفات پانے سے تین روز پہلے تک آپ باقاعدہ اپنے کارخانے میں جو ان کی جائے رہائش سے ڈیڑھ میل دور ہے پیدل جاتے اور آتے رہے۔

باوجودیکہ ان کو ذیابیطس کا مرض تھا اور سردی کی راتوں میں کئی کئی بار پیشاب کے لئے اٹھنا پڑتا تھا۔ اور بوڑھے ہونے کی وجہ سے جب نیند اچاٹ ہو جاتی تو پھر بیدار رہتے۔ مگر صبح کی نماز ہمیشہ باجماعت ادا کرتے ہمارے حلقہ میں امام الصلوٰۃ آپ ہی تھے۔

تمام سوداگران چرم ان کا احترام کرتے تھے۔ میں خود دو دفعہ ان کے ساتھ تمام سوداگران چرم کو تبلیغ کرنے گیا اور تمام کے تمام سوداگران باوجود معترض ہونے کے ان کی وجہ سے ہمارے ٹریکٹ بھی لے لیتے اور جو ٹریکٹ ہم ان کو سناتے وہ سن بھی لیتے۔ تجارت میں آپ ایک نمونہ تھے آپ ہمیشہ عمدہ مال خریدتے اور فروخت کرنے میں بھی نہایت دیانتداری سے کام لیتے۔

تمام عمر آپ نے سود پر روپیہ کبھی قرض نہ لیا خواہ ان کو کتنی ہی ضرورت پیش آتی۔ آپ ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے۔ آپ نے ۸ فروری ۱۹۴۱ء کو ایک دانت نکلوایا اور ۱۱ فروری کی رات کو آپ بیمار ہوئے۔ دانت کے زخم میں زہر پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کی زبان پر بھی زخم ہو گئے بیمار ہونے کے وقت صرف ان کا چھوٹا لڑکا عبدالحمید ان کے پاس تھا۔ بعد میں ان کا بڑا لڑکا فیروز الدین صاحب پشاور سے واپس آ گیا۔ جو کہ بیمار ہونے سے ایک روز قبل دورہ کرنے کی غرض سے پشاور گیا تھا مگر خدا تعالیٰ کی خاص حکمت کے ماتحت اپنا دورہ ختم کرنے سے بغیر واپس آ گیا۔

احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ سوائے عبدالحمید کے جو سب سے چھوٹا ہے سب شادی شدہ ہیں۔

خاکسار غلام رسول۔ سلطان پورہ لاہور۔

خریداران الفضل کی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۲۱ فروری ۴۱ء سے ۲۰ مارچ ۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرما دیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ مارچ ۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ وی پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی پی پہنچے تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔ بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی جائے۔ تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے۔ جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہئیے۔ (خاکسار مینیجر الفضل)

۱۲۱۰۲ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۱۳۹ سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۴۹ حاجی میراں بخش ؍؍
۱۲۱۶۲ مالک رام ؍؍
۱۲۱۸۳ ڈاکٹر عبدالحمید ؍؍
۱۲۲۰۴ بابو قاسم الدین ؍؍
۱۲۲۳۲ جمعدار مرزا احمد بیگ ؍؍
۱۲۲۵۵ میاں محمد شفیع ؍؍
۱۲۲۹۳ حکیم محمد یعقوب ؍؍
۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتا ؍؍
۱۲۳۰۵ بابو گلاب خان ؍؍
۱۲۳۰۸ چوہدری اللہ داد خان ؍؍
۱۲۳۶۹ ملک عطاء اللہ ؍؍
۱۲۳۷۰ صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۰۴ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۵۴ ظہور احمد ؍؍
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر اللہ بخش ؍؍
۱۲۵۱۰ میاں محمد منیر خان ؍؍
۱۲۵۲۴ جان محمد ؍؍
۱۲۵۸۴ حکیم شاہ نواز ؍؍
۱۲۵۹۰ میاں محمد الدین ؍؍
۱۲۶۰۴ چوہدری حمید اللہ خان
۱۲۶۲۳ بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۴۵ مولوی عبداللطیف
۱۲۶۷۰ حاجی محمد صدیق ؍؍
۱۲۶۷۵ سید احمد شاہ صاحب
۱۲۶۸۸ محمد شفیع ؍؍
۱۲۷۰۸ محمد علی ؍؍
۱۲۷۱۶ عبدالحمید صاحب عارف
۱۲۷۲۱ محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۶ شیخ عبدالحمید ؍؍
۱۲۷۴۳ سید بہادل شاہ ؍؍
۱۲۷۵۰ ملک غلام محمد ؍؍
۱۲۷۸۳ مرزا محمد صادق ؍؍
۱۲۸۰۳ بابو عبدالجلیل ؍؍
۱۲۸۰۹ ڈاکٹر محمد الدین ؍؍
۱۲۸۲۲ حافظ تمکین الحق ؍؍
۱۲۸۳۱ میر احسان اللہ ؍؍
۱۲۸۳۴ میاں عبدالرشید ؍؍
۱۲۸۳۷ پروفیسر قاضی محمد اسلم ؍؍
۱۲۸۵۴ بابو برکت اللہ ؍؍
۱۲۸۸۹ چوہدری چھجو خان ؍؍
۱۲۸۹۴ ظفر حسن ؍؍
۱۲۹۵۵ ماسٹر اللہ بخش ؍؍
۱۳۰۱۳ ایم نصیر الحق ؍؍
۱۳۰۱۷ سعد اللہ خان ؍؍
۱۳۰۶۰ قریشی احمد شفیع ؍؍
۱۳۰۳۸ مولوی غلام رسول ؍؍
۱۳۰۶۱ محمد رمضان ؍؍
۱۴۰۳۳ خواجہ حافظ طیب اللہ ؍؍
۱۴۰۶۲ بابو عبدالعزیز ؍؍
۱۴۰۶۳ مسٹر اللہ داد خان صاحب
۱۴۰۸۶ محمد اسلم صاحب
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم ؍؍
۱۴۱۱۷ غلام احمد ؍؍
۱۴۱۷۶ بیگم چوہدری سردار خان صاحب
۱۴۱۷۹ چوہدری محمود احمد صاحب
۱۴۱۸۸ مینیجر ممتاز یار الہ دلہ ؍؍
۱۴۱۸۹ امیر صاحب بھکوڑی
۱۴۱۹۵ میاں عبدالحق صاحب
۱۴۱۹۷ مولوی کرم الٰہی ؍؍
۱۴۲۰۹ محمد ابراہیم ؍؍
۱۴۲۳۲ بابو احمد جان ؍؍
۱۴۲۵۲ ایم احمد ؍؍
۱۴۲۶۲ سید محمد محسن شاہ ؍؍
۱۴۳۲۵ مسٹر فیض الحق خان ؍؍
۱۴۳۳۲ سید محمد عبدالہادی ؍؍
۱۴۳۳۴ ایس کے چوہدری ؍؍
۱۴۳۴۹ ڈاکٹر فیض اللہ ؍؍
۱۴۴۴۱ بابو رحمت اللہ ؍؍
۱۴۴۶۵ قاضی محمد رشید ؍؍
۱۴۴۶۶ چوہدری غلام اللہ ؍؍
۱۴۴۸۷ شیر محمد ؍؍
۱۴۵۲۳ مسٹر منظور احمد ؍؍
۱۴۵۲۴ ملک صفدر علی ؍؍

۱۴۵۲۸ شیخ عبدالرحمن صاحب
۱۴۵۴۱ عبدالکریم صاحب
۱۴۵۷۸ چوہدری محمد انور حسین صاحب
۱۴۵۸۱ میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۹۷ ایس۔ ایم زکریہ
۱۴۵۹۹ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۶۲۵ نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۴۴ میاں غلام احمد صاحب
۱۴۶۷۷ ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۹ عباس بن عبدالقادر صاحب
۱۴۶۸۵ چوہدری سردار احمد خانصاحب

۱۴۶۹۸ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۵ عزیز احمد صاحب
۱۴۷۰۸ بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۴۰ رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۵۵ منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۴ غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۱ ایم عطا محمد عبدالرحمن صاحب
۱۴۷۸۳ غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۶ حافظ نور الٰہی صاحب
۱۴۷۸۹ حسین محمد صاحب
۱۴۷۹۱ عبدالرشید صاحب
۱۴۸۰۰ منشی عبداللہ خانصاحب

۱۴۸۱۲ امیر حسین شاہ صاحب
۱۴۸۳۵ محمد عبدالسبحان صاحب
۱۴۸۵۳ دی فرینڈ اینڈ کو
۱۴۸۵۸ محمد شفیع صاحب
۱۴۸۷۶ عبدالحمید صاحب
۱۴۸۸۱ ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۸۳ منشی محمد الدین صاحب
۱۴۸۹۳ ملک ہدایت اللہ صاحب
۱۴۹۰۳ سید سعید احمد صاحب
۱۴۹۴۱ ملک عزیز احمد صاحب
۱۴۹۴۹ چوہدری فقیر اللہ صاحب
۱۴۹۷۵ ملک جمال محمد صاحب
۱۴۹۸۴ عبدالکریم صاحب

۱۴۹۸۷ محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۸ شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۶ محمد اشرف صاحب
۱۵۰۱۴ سیکرٹری صاحب
۱۵۰۲۴ ڈاکٹر منیر احمد صاحب
۱۵۰۲۹ بابو محمد شفیع صاحب
۱۵۰۳۵ بسمل صاحب
۱۵۰۳۷ بابو محمد شریف صاحب
۱۵۰۵۹ عنایت اللہ صاحب
۱۵۰۷۵ چوہدری سلطان علی خانصاحب
۱۵۰۹۳ چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵۰۹۷ میاں ایوب شاہ صاحب
۱۵۰۹۹ راجہ غلام محمد خانصاحب

۱۵۱۰۳ ملک میر احمد صاحب
۱۵۱۱۰ ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۴۴ علی حسن صاحب
۱۵۱۴۵ عبدالمجید صاحب
۱۵۱۵۱ محمد حنیف صاحب
۱۵۱۷۸ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۱۹۳ میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ مرزا محمد شریف صاحب
۱۵۱۹۸ چوہدری عبدالمالک صاحب
۱۵۲۰۶ شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۲۰۹ خواجہ عبدالعزیز صاحب
۱۵۲۱۲ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۲۲۸ چوہدری منظور احمد صاحب

۱۵۲۲۹ میاں لعل الدین صاحب
۱۵۲۳۰ سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۵۰ چوہدری سلطان علی صاحب
۱۵۲۵۱ حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۶ احسان اللہ صاحب
۱۵۲۶۵ کے۔ ایم۔ گل صاحب
۱۵۲۷۰ مرزا معظم بیگ صاحب
۱۵۲۷۹ بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۲ بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۸۶ شجاع اللہ صاحب
۱۵۲۸۷ ملک عبدالحی صاحب
۱۵۲۸۸ بابو چراغ الدین صاحب
۱۵۲۸۹ بابو سراج الدین صاحب

(باقی)

باجلاس جناب خان محمد سرفراز خانصاحب ایم ایس سی ایل ایل بی جج بہا مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

نل عـ ۸۷۱ ۱۹۴۰ء

بمقدمہ:۔ سردار چڑت سنگھ ولد سردار کاہن سنگھ مدعی

بنام

اندر سنگھ ولد چندا سنگھ لٹن سٹریٹ اندرسن روڈ کوئٹہ مدعا علیہ

دعویٰ

للعہ روپے ۔/۱/۔ ۶۱

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ روپوش ہے۔ اور باوجود تلاش کے کچھ پتہ مدعا علیہ کا نہیں ملا۔ اس لئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ ۱۳ ۳/۴۱ ساڑھے دس بجے دن کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کریگا۔ تو بموجب آرڈر ۵ رول عـ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یکطرفہ عمل میں آویگی۔

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۹ ماہ فروری ۱۹۴۰ء جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول عـ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مہر شیر محمد خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی سی ایس سب جج بہادر درجہ چہارم جہلم

دعویٰ دیوانی ۵۲ ـــ ۷

فتح محمد ولد شیر علی فیضل احمد ولد بھاگدین اقوام ملیار ساکنان ٹھیکریہ چک عبداللہ تحصیل جہلم مدعیان

بنام محمد حسین ولد امام الدین قوم ملیار سکنہ ٹھیکریہ چک عبداللہ تحصیل جہلم

اپیل بنا راضی حکم یا دعوے دخلیابی جائے سفیدہ واقعہ آبادی ٹھیکریہ چک عبداللہ

بنام محمد حسین ولد امام الدین قوم ملیار سکنہ ٹھیکریہ چک عبداللہ تحصیل جہلم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد حسین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد حسین مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر محمد حسین مذکور بتاریخ ۲۱ ۳/۴۱ کو مقام جہلم حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۲۰ ۲/۴۱ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۴ فروری۔ نازی پارٹی کی ۲۱ ویں سالگرہ پر آج ہٹلر نے میونخ میں ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اس وقت بہت سے برطانی جنگی جہاز بحیرہ روم میں اور متحدہ ہوائی جہاز شمالی افریقہ میں رکے ہوئے ہیں۔ اور بہت سی بری فوجیں بھی لڑائی میں مصروف ہیں اور ہمارے لئے ضرب لگانے کا اچھا موقعہ ہے مارچ اور اپریل میں ہم ایک نئی بحری جنگ کا آغاز کر رہے ہیں۔ جس کا دشمن اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ ہم برطانی جہازوں کے پیچھے آبدوزیں بھیجیں گے۔ حتیٰ کہ ایک فیصلہ کن جنگ کا وقت آ جائے میں خوش ہوں۔ کہ جرمن قوم کو یہ جدوجہد ایسے وقت پیش آئی۔ جب کہ میں اپنے آپ کو تروتازہ اور پرجوش پاتا ہوں۔ ہم نے معجزانہ فتوحات حاصل کی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ خدا آئندہ بھی ہم پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا۔ میں پورے یقین کے ساتھ اسی سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اس نے کہا۔ مجھے ابھی خبر ملی ہے کہ جرمن آبدوزوں نے دو دن میں سوا دو لاکھ ٹن وزنی برطانی جہاز ڈبو دیئے۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ یکشنبہ کو مسولینی نے جو تقریر کی۔ اس میں بتایا تھا۔ کہ یکم اکتوبر ۴۰ء سے یکم جنوری ۴۱ء تک لیبیا میں ۱۴ سو افسر۔ ۳ لاکھ ۵۶ ہزار سپاہی۔ ۱۹ سو توپیں۔ ۱۵ ہزار مشین گنیں۔ ایک کروڑ دس لاکھ گولے۔ توپوں کے ایک ارب کارتوس ۲۴ ہزار ٹن کپڑا اور ۷۵۹ مسلح کاریں بھیجی گئیں۔

صوفیہ ۲۵ فروری۔ بلغاریہ میں برطانی انسٹی ٹیوٹ کے تمام ممبر آج استنبول روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۲۴ فروری۔ تیس اور چالیس سال کے درمیان کی عمر کے مردوں کو فوج میں بھرتی کے لئے طلب کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ کارخانوں سے لئے جائیں گے۔ ان کی جگہ عورتیں کارخانوں میں کام کریں گی۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ گذشتہ شب برطانی طیاروں نے بریسٹ پر زبردست حملہ کیا ہے۔ یہ دشمن کی اہم بندرگاہ اور آبدوزوں کا اڈہ ہے۔ یہ اہم وار حملہ تھا۔ گذشتہ چار راتوں سے مسلسل اس پر حملے ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ گذشتہ رات دشمن کے ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر بہت معمولی سرگرمی دکھائی۔ بعض جگہ معمولی بم پھینکے گئے۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ ہٹلر نے کل اپنی تقریر میں سوا دو لاکھ ٹن برطانی جہازوں کی غرقابی کی جو خبر دی تھی۔ وہ گپ ہے۔ چنانچہ آج برلن سے جرمنی کی خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ یہ غلطی تھی۔ اصل میں ۱۵۰ ہزار ٹن وزنی جہاز ڈبوئے گئے۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ ہٹلر نے آبدوزوں کی جنگ لڑنے کی جو دھمکی دی ہے۔ اسے اہل امریکہ اپنے لئے ایک چیلنج تصور کرتے اور اس کا مطلب یہ لیتے ہیں۔ کہ جرمنی برطانیہ کو سامان لے جانے والے جہاز غرق کرے گا۔ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ ہم باتوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہٹلر کرتا کیا ہے۔ ہم جو سامان تیار کر رہے ہیں۔ اسے کسی نہ کسی طرح ضرور پہنچائیں گے۔ ہم ان دھمکیوں سے مرعوب ہونے والے نہیں۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ کینیڈین پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر انصاف نے کہا۔ کہ ہم برطانی فوجوں کے کارناموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مگر ان سے بھی زیادہ قابل تعریف لاکھوں مرد عورتیں اور بچے ہیں جو اگر چاہتے تو حکومت کو صلح کر لینے پر مجبور کر دیتے۔ مگر برطانی قوم ایک بڑی قوم ہے اور وہ کبھی مر نہیں سکتی۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ بلغاریہ میں جرمنی کے داخلہ کی تیاریوں کے متعلق تازہ خبر یہ ہے کہ شمال سے جنوب تک جرمن ماہرین کی نگرانی میں بڑی بڑی سڑکوں کی مرمت ہو رہی ہے۔ صوفیہ میں آٹھ لیڈروں کو پولیس نے گرفتار کر کے نظر بند کر دیا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کا ایک وفد آج شاہ بورس سے ملاقات کر رہا ہے۔ تا ملک کی سیاسی صورت حالات کو سمجھ سکے۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ ۱۶ فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے صرف گیارہ جہاز ڈوبے جن کا مجموعی وزن ۳۳ ہزار ٹن ہے۔ یہ نقصان عام اوسط سے بہت کم ہے۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ برطانی اور امریکن اخبار اس بات پر حیران ہیں۔ کہ ہٹلر نے اپنی تقریر میں برطانیہ پر چڑھائی کا ذکر نہیں کیا۔ گذشتہ سال اس نے کہا تھا۔ کہ اس کے پاس ایک ایسا خفیہ ہتھیار ہے۔ جو فوراً جنگ کا فیصلہ کر دے گا۔ مگر اب اس نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ مسٹر ایڈن وزیر جنگ مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اسے بہت اہم سمجھا جا رہا ہے۔ کل ترکی اور یونان کے سفراء نے مسٹر چرچل سے ملاقات کے دوران میں اس دورہ سے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

نیو یارک ۲۵ فروری۔ نیو یارک ہیرلڈ ٹربیون نے مسولینی کی تقریر پر اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اٹلی اب جرمنی کا بالکل غلام ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ آج سے صوفیہ میں مکمل بلیک آؤٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سے اور جرمن ہوائی جہاز رومانیہ اور اٹلی میں بھیجے گئے ہیں۔

دہلی ۲۵ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ سائیگان (ہند چینی) میں ہندوستانیوں کی کتنی جائداد ہے۔ اور وہاں کے خراب حالات کے پیش نظر کیا برطانی قونصل جنرل کو ان کی حفاظت کی ہدایت کی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ قونصل جنرل کے فرائض میں برطانی رعایا کے حقوق کی حفاظت داخل ہے حکومت کو کسی ایسی درخواست نہیں پہنچی۔ جس سے کسی خاص ہدایت کی ضرورت ظاہر ہوتی ہو۔ یہ بھی نہیں کہا گیا۔ کہ وہاں سے ہندوستانیوں کو واپس لانے کا کوئی انتظام کیا جائے۔

دہلی ۲۵ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ریلوے بجٹ پر بحث شروع ہوئی۔ تو لیگ پارٹی اجلاس سے الگ ہو گئی۔ سر محمد یعقوب نے اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ رویہ کانگرسی رویہ کے عین مطابق ہے۔ جس کی مسلم لیگ برملا مذمت کر چکی ہے۔ اور آرٹ ریلوے

ملازمتوں میں مسلمانوں سے نا انصافی کی روح سے کیا گیا۔

ٹوکیو ۲۵ فروری۔ آج یہاں اعلان کیا گیا۔ کہ تھائی لینڈ اور انڈو چائنا میں عنقریب سمجھوتہ ہونے والا ہے۔ اور انڈو چائنا جاپان کا دوست بن جائے گا۔

لاہور ۲۵ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی میں وزیر تعلیم نے اعلان کیا۔ کہ اپریل ۴۲ء سے صوبہ کے پرائمری اور مڈل سکولوں میں مفید دستکاریوں کی تعلیم کے متعلق نئی سکیم جاری ہو جائے گی۔

بمبئی ۲۵ فروری۔ ۱۳ مارچ کو یہاں ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں ملک کی آئینی گتھی کو سلجھانے کے سوال پر غور ہوگا۔

دہلی ۲۵ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایسٹرن گروپ سپلائی کانفرنس کا آسٹریلین نمائندہ اپنے عملہ سمیت جلد یہاں پہنچنے والا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی